تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ نہ اٹھانے کا شرعی حکم؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13038

تاریخ اجراء: 29 ربیع الاول 1445ھ/16 اکتوبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نمازی اگر تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے، تو کیا اس صورت میں وہ نماز دوبارہ ادا کرنا ہو گی؟ یا پھر سجدہ سہو کر لینے سے بھی نماز درست ادا ہو جائے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا سنتِ مؤکدہ ہے، لہذا بلا عذر شرعی جان بوجھ کر تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ نہ اٹھانا، اِساءت (یعنی برا عمل) ہے جبکہ اس کی عادت بنالینا، ناجائز و گناہ ہے۔ البتہ اگر کوئی تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت بھول کر یا جان بوجھ کر ہاتھوں کو بلند نہ کرے، بہر صورت اس کی نماز ہو جائے گی، نہ تو نماز کو دہرانا لازم ہو گا اور نہ ہی سجدہ سہو واجب ہو گا کہ نماز کی کسی سنت کو ترک کر دینے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو اٹھانا سنتِ مؤکدہ ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: ”**(ولا یسن مؤکداً (رفع یدیہ الا فی) سبعة مواطن** کما ورد، بناء علی ان الصفا والمروة واحد نظر اللسعی **ثلاثة فی الصلوۃ (__تکبیرۃ افتتاح__** وقنوت وعید و) خمسة فی الحج (استلام) الحجر (والصفا، والمروۃ وعرفات، الجمرات)۔“ یعنی سات مقامات پر ہاتھ اٹھانا سنت مؤکدہ ہے جیسا کہ وارد ہوا، اس پر بنا کرتے ہوئے کہ صفا و مروہ سعی کو دیکھتے ہوئے ایک ہی ہیں، تین نماز میں ہیں، تکبیر تحریمہ، تکبیر قنوت، عید کی تکبیر اور پانچ حج میں، استلام حجر، صفا، مروہ، عرفات اور جمرات کے وقت۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الصلوۃ، ج 02، ص 262-263، مطبوعہ کوئٹہ)

جد الممتار میں ہے: ”لا یترک رفع الیدین عند التکبیر لانہ سنۃ مؤکدۃ ولو اعتاد ترکہ یاثم“ یعنی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا ترک نہ کرے کہ یہ سنت مؤکدہ ہے اور اس کی عادت بنائی تو گنہگار ہو گا۔ (جد الممتار، باب صفۃ الصلوۃ، ج 03، ص 177، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہارِ شریعت میں ہے "تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا (سنن نماز میں سے ہے)۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص520، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے تو نماز ادا ہو جائے گی۔ جیسا کہ محیطِ برہانی، بحر الرائق وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "والنظم للاول" إن ترك رفع اليدين جاز۔ "یعنی اگر تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کو بلند نہ کیا تب بھی نماز ہو جائے گی۔ (المحيط البرهاني، كتاب الصلاة، ج01، ص291، دار الكتب العلمية، بيروت)

سنن و مستحبات کو ترک کرنے پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ جیسا کہ حلبی کبیری میں ہے: "لا يجب بترك السنن والمستحبات كالتعوذ والتسمية والثناء والتامين "یعنی سنن و مستحبات جیسے تعوذ، تسمیہ، ثنا اور آمین کے چھوڑ دینے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔ (حلبی کبیری، ص455، سہیل اکیڈمی، لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ترکِ سنت سے متعلق کیے گئے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "نماز ہو گئی اور سجدہ سہو کی اصلاً حاجت نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج08، ص216، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: "سنن و مستحبات مثلاً: تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقال کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں، بلکہ نماز ہو گئی۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص709، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم